© rasailojaraid.com

دل کی بات　　　مدیر

''ہے جرمِ ضعیفی کی سزا مرگِ مفاجات''

وزیراعظم سید یوسف رضا گیلانی ساٹھ رکنی وفد کے ساتھ اپنے پہلے سرکاری دورۂ امریکہ پر روانہ ہو گئے۔ اخباری اطلاعات کے مطابق اس دورے پر صرف دس لاکھ ڈالر خرچ ہوں گے۔ تجزیہ نگاروں کے مطابق اس دورے میں بش اور گیلانی کے درمیان پاکستان اور افغانستان کے سرحدی علاقوں کی عسکری صورتِ حال، نیٹو افواج کے پاکستانی علاقوں پر حملے، نام نہاد دہشت گردی کے خلاف جنگ اور دیگر سیاسی و اقتصادی اور دفاعی مسائل پر گفتگو ہو گی جبکہ حقیقتاً نئے امریکی فیصلے ڈکٹیٹ کرائے جائیں گے۔

حالات جس ڈگر پر جا رہے ہیں وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ ملک کی خود مختاری ختم اور سلامتی خطرے میں ہے۔ ہمارے تمام تر فیصلے امریکہ کر رہا ہے۔ امریکی عہدیدار اکثر خود یہاں آ جاتے ہیں اور کبھی ہمیں اپنے پاس بلا کر فیصلے سنا دیتے ہیں۔ نائن الیون کے بعد ہمارے حکمران جس طرح امریکہ بہادر کے سامنے ڈھیر ہوئے اس کے نتائج پوری قوم بھگت رہی ہے۔ امریکی دباؤ مسلسل بڑھ رہا ہے اور پاکستان سے "Do More" (کچھ اور) کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ یعنی جو کچھ ہم نے اب تک امریکہ کے لیے کیا ہے، وہ سب ناکافی ہے۔ صدر بش کے بقول اب امریکہ کو پاکستان سے شدید خطرہ ہے کیوں کہ پاکستان کے اندر سے افغانستان کے خلاف کارروائیاں ہو رہی ہیں۔

افغانستان میں بھارتی سفارت خانے پر حملہ ہو تو الزام پاکستان پر۔ اتحادی افواج پر طالبان کے حملوں میں پچاس فیصد اضافہ ہو تو ذمہ دار پاکستان، افغانستان میں موجود نیٹو افواج پاکستان میں داخل ہو کر فوجی چوکیوں اور عام شہری مقامات پر راکٹ برسا رہی ہیں۔ ہم اپنے فوجیوں اور عوام کی لاشیں روز اٹھا رہے ہیں اور کچھ کہنے کرنے کی ہمت نہیں۔ کنٹرول لائن پر بھارتی فوج فائرنگ کر رہی ہے۔

وزیراعظم گیلانی کہتے ہیں کہ ''پاکستان میں کسی ملک کو کارروائی کی اجازت نہیں دیں گے۔'' اور اتحادی فوجیں آئے روز پاکستان کے اندر کارروائیاں کر رہی ہیں۔ انھیں اجازت کی ضرورت ہی نہیں۔

صدر پرویز نے کہا ہے کہ: ''اتحادی فوج کی جارحیت پر جوابی کارروائی کا حق رکھتے ہیں۔ اتحادی پاکستان میں بلاوجہ کارروائیاں کر رہے ہیں۔'' سوال یہ ہے کہ اس حق کو وہ کب استعمال کریں گے؟''

وزیراعظم گیلانی، زرداری، نواز شریف اور مولانا فضل الرحمٰن سب کہہ رہے ہیں ملک جا رہا ہے، ملک بچانے کی فکر کریں۔

یہ سب کچھ اچانک نہیں ہوا۔ عالمی استعمار نے بڑی محنت کر کے یہ حالات پیدا کیے ہیں۔ عدلیہ کی آزادی اور بحالی کی تحریک دم توڑ چکی ہے۔ پٹرول کی قیمت میں مسلسل اضافہ، تعمیراتی سامان کی قیمتوں میں پچاس فیصد اضافہ، ورلڈ بینک کی طرف سے اشیاء کی قیمتیں مزید بڑھانے کا مطالبہ۔ بجلی، گیس، پانی، آٹے کا بحران، سٹاک ایکسچینج میں تاریخ کے ہولناک مندے پر لوگوں کا احتجاج اور توڑ پھوڑ، ملٹی نیشنل کمپنیوں کی راج دھانی، بے یقینی، بے اعتمادی، خوف و ہراس اور معاشی بحران کے عفریت نے عوام کو جکڑ رکھا ہے۔ یہ امریکی غلامی کو قبول کرنے کے جرمِ ضعیفی کی سزا ہے۔ جو مرگِ مفاجات پر منتج ہو گی۔

ہے کوئی؟ جو غلامی کی ان زنجیروں کو توڑ دے اور پاکستان کو آزاد کرا لے۔

© rasailojaraid.com